



سوال

(661) تعزیر کا فتویٰ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تعزیر کا فتویٰ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کے مختلف فرقوں میں کچھ تو اصولی اختلاف ہے۔ جس سے دو فرقے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ کچھ ہر عالم کا اپنا ذاتی خیال ہوتا ہے۔ جو اس خلیج کو اور بھی بڑھاتا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر اسلامی فرقے اپنے اصول مقررہ پر جم جائیں۔ تو بہت سا اختلاف مٹ سکتا ہے۔ مثلاً حنفیہ کا اصول ہے۔ کہ فتویٰ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ہونا چاہیے۔ اس اصول پر اگر تمام حنفی جم جائیں تو آج تمام شرکی اور بدعی رسومات جو حنفی فرقہ میں رائج ہیں۔ سب کی سب مٹ سکتی ہیں۔ مثلاً گیارہ بیویں مجلس مولود وغیرہ اگر حنفیہ اپنے اصول کے مطابق غور کریں۔ تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول اگر ان رسومات کے متعلق نہ پائیں تو فوراً چھوڑ دیں۔ اس طرح شیعوں میں اصول ہے۔ قرآن و حدیث کو جو اہل بیت نے سمجھا وہی ٹھیک ہے۔ ہم ان کی سمجھ کے تابع ہیں۔ وگرنہ جو اعلیٰ درجہ کی تقلید ہے۔ ہم اس وقت تقلید کے جواز یا عدم جواز پر بحث کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ شیعہ اپنے اس اصول کے پابند ہوں تو ان میں بھی جو رسومات زندہ ہو رہی ہیں۔ سب کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ مثلاً رسم تعزیر جس وجہ سے مسلمانوں میں ہے ہی نہیں۔ بلکہ تمام ہندوستان میں ہر سال ایک عام فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جسے علمائے اہل سنت بالاتفاق حرام کہتے ہیں۔ مگر شیعہ کے ایک عالم نے اس دفعہ اس کو جائز بلکہ مستحب کارثواب سمجھا ہے۔ حالانکہ آئمہ اہل بیت سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لاہور کا شیعہ اخبار زوالفقار اپنے مشفق صاحب (مولوی سید علی حارثی) کا ایک فتویٰ شائع کرتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

”تعزیر شیعہ مبارکہ قبر مطہرہ مظلوم کربلا ابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنانا متعدد دلائل اور وجوہ سے جائز بلکہ مدوح اور مستحسن ہے اس کے لیے کافی ہے وہ حدیث جواز المعاد میں زیارت عید مولود میں مروی ہے۔ کہ اگر تو جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو ان کی قبر مبارکہ کی شبیہ بنا کر ان کا اسم مبارک لکھ لے اس سے شبیہ قبر بنانے کا جواز ثابت ہے۔ اور تعزیلوں کا بازاروں میں پھرانا مومنین کے رونے اور رُلانے کی غرض سے بھی مدوح اور مستحسن ہے۔ اس کے دفن کرنے اور آئندہ سال کے واسطے باقی رکھتے ہیں۔ تعزیر دار مختار ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کا باقی رکھنا افضل ہے۔ (زوالفقار 3 محرم ص 1 کالم نمبر 3)

الجملہ

